خونِ مسلم کی ارزانی

مولانا مفتی زرولی خان صاحب
رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس

أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. ﴿ظھر الفساد في البر والبحر بما کسبت أیدي الناس لیذیقھم بعض الذي عملوا لعلھم یرجعون﴾ (سورۂ روم: ۴۱).

عبداللہ ابن المبارک رحمہ اللہ نے غالباً اس کی تفسیر میں شعر کہا ہے:

وھل أفسد الدین إلا الملوك　　وأحبار سوء ورھبانھا

ہے خرابی دین کی ان تین سے　　شاہ ظالم پیر جاہل مولوی بے دین سے

ہمارے ملک پاکستان میں جس طرح فتنے اور فسادات، سیاسی وسرکاری سپوتوں کی نگرانی میں چل پڑے ہیں، وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے اور ملک کو تباہی کے دھانے پر کھڑا کرنے کی مذموم سازش ہے، وہ فتنے اور فسادات اتنے عروج پر ہوئے کہ اب خود حکمران اور سیاست دان اس کی لپیٹ میں ہیں۔ جس ملک میں خون مسلم کی ارزانی ہو اور علماء جیسے صفوۃ الخلائق دھڑلے سے قتل کئے جاتے ہیں، وہاں یقیناً سیاست دان اور حکمران بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ بہت سارے قتل مغرب کے ایماء پر مناصب اہمہ کے براجمان کرتے کراتے ہیں، اور اس سے بہت سارے نقصانات اور فسادات ردِ عمل کے طور پر سرزد ہوتے ہیں۔

موت اور حیات دونوں خالصتاً امر اللہ ہیں، مسلمان کی حیثیت سے کسی مسلمان کے ناحق قتل پر افسوس کا اظہار کرنے یا احتجاج کرنے کا حق سب کو ہے، لیکن مسلمان کے ہر عمل میں پیمانہ شریعت ہے اور اس کی ہر خوشی اور غم میں طریقۂ کار اور دینی ضابطہ، شریعت کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ شرعی حدود کو پامال کر کے لوگوں کو زبردستی احتجاج پر تیار کرنا، ملکی اثاثوں کو نقصان پہنچانا اور عوام الناس کو مشکلات سے دوچار کرنا کسی بھی ذی شعور اور ترقی یافتہ ملک کو زیب نہیں دیتا اور یہ یقیناً اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ ملکی سیاست دان اور اخباری ذرائع کے مطابق قومی املاک کو تقریباً ۲۰ ارب سے زیادہ کا نقصان پہنچا، جن میں ایک اندازے کے مطابق ۱۶۰ کے قریب بینک، ملک بھر میں ۲۰ ریلوے اسٹیشن، سینکڑوں دفاتر اور عوام کی لاتعداد گاڑیاں شامل ہیں۔ یہاں تک سننے میں آیا کہ چلتی ہوئی ٹرینوں کو روک کر لوگوں کے ساتھ زور زبردستی کی گئی اور ان کو اتار کر پھر ریلوں کو آگ لگائی گئی، یہ ان کاموں میں سے ہے جن کا اسلام اور انسانیت سے دور دور کا تعلق نہیں۔

ہماری امت جو کہ امت محمدیہ ہے اس کے بارے میں تو قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: ﴿کنتم خیر أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله﴾ (سورۃ ال عمران: ۱۰۰).

تم بہترین امت ہو اور لوگوں کے لئے ہی نکالی گئی ہو، تم لوگوں کو خیر کی طرف دعوت دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ کسی بھی مسلمان کا ناحق قتل ہونا پوری امت کے قتل ہونے کے مترادف ہے، اور پھر اس پر اس قسم کا احتجاج کرنا کہ جس سے ملک اور قوم دونوں ہی کو نقصان پہنچے بعید از عقل اور اخلاق ہے۔ جب پاکستان میں علماءِ کرام جو کہ انبیاء کے جانشین ہیں ان کی قیمت کو پھل اور سبزی سے زیادہ نہ سمجھا گیا اور ان کی خون ارزانی پر حکومت نے کوئی خاطر خواہ چستی نہیں دکھائی تو پھر ان حکمرانوں اور ملک چلانے والوں سے کسی خیر کی توقع رکھنا۔ این خیال ست ومحال ست وجنون.

حکمرانوں کے یکے بعد دیگرے غلط فہمیوں اور ناکام فلسفۂ تاجداری اور ہر موقع پر ملک وملت کے خلاف دوسروں کے آلۂ کار بننا بذات خود ایک المیہ ہے اور سانحہ ہے جس کا تدارک مشکل ہے، اس قسم کے اوامر سے یہ لوگ خود "یخربون بیوتهم بأیدهم" کا مصداق بنتے ہیں۔ بجائے ملک وملت کی ترقی اور خوشحالی کے ان کے ناروا اقدامات سے ملک میں بے چینی اور اضطراب کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حدیث میں ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ قاتل کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ قتل کیوں کر رہا ہے اور مقتول کو بھی اس بات کا پتہ نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک سلسلۂ پیہم ہے جو کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا اور اس میں تمام حفاظتی ایجنسیاں لائق ملامت ہیں جو کہ اس ناپاک سلسلہ کا سراغ اب تک نہیں لگا سکی ہیں۔ یہ حکومت ہی کی ذمہ داری ہے کہ اپنی رعایا کو تحفظ اور امن پہنچائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ''صنعاء'' میں ایک ناحق قتل ہو گیا تھا، اور قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس قتل میں پورا علاقہ 'صنعاء' بھی ملوث ہوا تو ان سب کو قتل کیا جائے گا۔ (ہدایہ رابع، ص: ۴۵۷)۔

اگر حکومتِ وقت سابقہ قتل وغارت گری سے لے کر موجودہ حالات تک بھرپور کوشش کے ساتھ قاتلوں اور ان کے محرکین اور متبلین تک پہنچنے کی کوشش کرتی تو یہ ارضِ مقدس ناپسندیدہ افراد سے لے کر ایک حد تک پاک ہو جاتی اور یہاں امن قائم ہو جاتا۔

اللہ رب العزت اس قسم کے ناعاقبت اندیشوں اور مفسدین سے ہمارے ملک وملت کو محفوظ فرمائے اور بہت جلد یہاں امن کا دور دورہ فرمائے۔ آمین۔

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خونِ دل بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیے